سبیل الرحمٰن

تالیف : مولانا سید شاہ سعیدؒ

سلفیہ مسلم ایجوکیشنل اینڈ ریسرچ ٹرسٹ ۔ جموں وکشمیر سرینگر

Scanned with OKEN Scanner

سبیل الرحمٰن

تالیف : مولانا سید شاہ سعیدؒ

163

سلفیہ مسلم ایجوکیشنل اینڈ ریسرچ ٹرسٹ جموں وکشمیر سرینگر

Scanned with OKEN Scanner

نام کتاب : سبیل الرحمن

تالیف : سیّد شاہ سعید

ناشر : حاجی محمد صدیق کرناٹی

طابع : مکتبہ نوائے اسلام دہلی

مطبع : ایس ایس پریس دہلی

کتابت : اسرار اثری

سنہ طباعت : جنوری ۱۹۹۳ء

ملنے کا پتہ

عرضِ ناشر

دین ومذہب کو ذاتی مفاد کیلئے استعمال کرنے کی روایت قدیم زمانہ سے چلی آرہی ہے اور ہر دور میں دین کو استعمال کرنیوالی طاقتوں کا اہل حق نے زوردار پوسٹمارٹم بھی کیا ہے۔

معاشرہ میں بہت سے منکرات کو کسی مصلحت کے تحت کچھ دیر تک برداشت کیا جاسکتا ہے یا اس کو نظرانداز کیا جاسکتا ہے لیکن جب اسلامی معاشرہ کفر و شرک سے آلودہ ہوجائے اور شرکیہ افعال کو اسلام کا جزء سمجھا جانے لگے یا اسلام میں غیر اسلامی شعائر کو درآمد کرلیا جائے تو ایمان کی غیرت و حمیت توحید کے سرمایہ کو تباہ ہوتا نہیں دیکھ سکتی۔

مذکورہ کتاب سبیل الرحمٰن اسی پیش نظر میں لکھی گئی ہے وادی کشمیر میں جب اسلام کو اس کی خالص شکل میں پیش کیا گیا تو اہل بدعت اور کفر و شرک کے مجسم داعین کو سخت اعتراض ہوا اور توحید پرستی کے جرم میں مصنف کتاب مولانا سید سعید شاہ پر اتنے الزامات رکھے کہ ان کے لئے وادی کشمیر کی سرزمین تنگ ہونے لگی۔ بالآخر کلمۂ حق کی بلندی اور اس کی برتری کا اعلان رسالہ سبیل الرحمٰن کے ذریعہ کردیا۔ اللہ تعالیٰ نے اس مخلصانہ اور موحدانہ خدمت کی برکت سے بیشمار لوگوں کے قلوب و اذہان کی تطہیر فرمائی اور ان کو صحیح اسلام سمجھنے کی توفیق دی۔

ہمیں اللہ کی ذات سے امید ہے کہ یہ کتاب آج بھی توحید کا انقلاب لائے گی اسلام کے بارے میں جو غلط فہمیاں پیدا ہوگئی ہیں وہ کافور ہوں گی۔ ان شاء اللہ۔

اللہ تعالیٰ اس خدمت کو ہم سب کے لئے ہدایت کا سامان اور صدقۂ جاریہ بنائے۔ آمین۔

(حاجی) محمد صدیق کرنائی

اشبر نشاط۔ سرینگر۔ کشمیر

۱۰ ستمبر ۱۹۹۲ء

کچھ مصنف کے بارے میں

زیر نظر رسالہ بیروہ کے ایک ممتاز عالم دین مولوی سید سعید شاہ صاحبؒ کے رشحات قلم کا نتیجہ ہے۔ مولانا معروف شخصیت کے مالک تھے۔ وہ نڈر اور بے باک مبلغ تھے اور شیخ عبداللہ سے سیاسی اختلافات کی بنا پر سنہ ۱۹۴۷ء میں ہجرت کرکے آزاد کشمیر چلے گئے اپنی مہاجرانہ زندگی میں بھی وعظ و تبلیغ ان کا مشغلہ رہا اکثر لوگ انکے وعظ اور اسلامی موضوعات پر انکے خطابات کو آزاد کشمیر ریڈیو سے سننے کے لئے بے قرار رہتے تھے میری مولانا سے گو کبھی ملاقات نہ ہوئی لیکن مولانا کو میرے والد بزرگوار مولانا عبدالغنی صاحبؒ سے ذاتی تعلقات تھے دینی اور علمی مجالس میں وہ اکثر و بیشتر ان کا تذکرہ کرتے تھے۔

مولانا نے حق گوئی کو کبھی اپنے دامن سے جانے نہ دیا۔ اسی بنا پر وہ دشمنوں کے تیر و نشتر کا نشانہ بنے لیکن باوجود اس کے وہ بڑی ہمت اور جواں مردی کے ساتھ اپنے مشن کو آگے بڑھاتے چلے۔ اللہ تعالیٰ سے دعاگو ہوں کہ وہ مولانا کو اس کا اجر عظیم عطا فرمائے۔

یہ بات کسی سے پوشیدہ نہیں کہ حق گو علماء کے تئیں اکثر لوگوں کا رویہ غیر مصالحانہ اور منافقانہ رہا ہے جس سے عارضی طور پر حق گوئی تو متاثر ہوتی ہے لیکن بہر حال سچ تو سچ ہے جو اندھیروں کو پھاند کر بالآخر چکا چوند کر دینے والی روشنی کی صورت میں پھوٹ کر ظاہر ہوتی ہے۔ دورِ عباسیہ میں فتنہ خلق قرآن کے مسئلے کو ہی لیجئے جب نفس پرور اور دشمن اسلام عناصر نے حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کو تختہ دار پر چڑھا دیا لیکن اس کے باوجود حکومت وقت نے حضرت امام احمدؒ کی شجاعت اور حق گوئی کے سامنے گھٹنے ٹیک دیئے۔

اصل میں رسالہ "سبیل الرحمان" مولانا نے ۲۰ مئی سنہ ۱۹۳۶ء میں تصنیف کی تھی جس پر خود غرض اور فتنہ پرداز عناصر کی سازش کے نتیجے میں مفتیان سرینگر نے ان کی حق گوئی پر شکوک و شبہات ظاہر کئے لیکن مولانا نے ان تمام اعتراضات کا جواب قرآن و سنت کی روشنی میں

دے کر انکے لبوں پر ہمیشہ کیلئے مہر خاموشی ثبت کر دی۔

میں محترم غلام احمد ہوکھ پستری تحصیل بیروہ کا شکرگزار ہوں جس کی مساعی جمیلہ سے رسالہ ہٰذا کی دوبارہ اشاعت ممکن ہو سکی اللہ تعالیٰ سے دعاگو ہوں کہ وہ مسلمانوں کو صحیح سمجھنے اور پرکھنے کی صلاحیت عطا فرمائے۔ آمین۔

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔

مولوی محمد بشیر شوپیانی

میری گذارش

سطور ہذا لکھنے کی اہم محرک یہ بات ہوئی کہ مفتیانِ سرینگر نے پیسے ٹکے ہضم کرنے کی غرض سے چند مطبوعہ فتاوی نیازمند کے خلاف شائع کر دیئے۔ گو فتاویٰ مذکورہ کی کوئی وقعت نہیں ہوتی تاہم ان پر اپنی حجت قائم کرنے اور بعض سادہ لوح مسلمانوں کے شکوک رفع کرنے کو ضروری سمجھا گیا۔ کہ احباب کی اصرار کو مبنی بر مصلحت نیک سمجھ کر تعمیل کروں یہ بات بھی قابل اظہار سمجھتا ہوں کہ مفتیان سرینگر نے بعض حق گو متدین علماء کو غلط باور دے دلا کر اپنے ساتھ شامل کیا۔ جن کی تردید انشاء اللہ خود ان کے تحریروں و تقریروں سے کرائی جائے گی۔ یہ چند سطور حوالہ قلم کرنے سے صرف اسی قدر منظور ہے کہ اپنی حفاظت خود اختیاری کا فرض انجام دوں۔ کیونکہ مفتیانِ کشمیر کی غرض و غایت نیازمند کو تکلیف رسانی کے علاوہ کچھ بھی نہیں ہے۔

اس رسالہ "سبیل الرحمن" میں بمزوار حاشیہ دے کر وہ عقائد اور مسائل نیازمند نے درج کئے۔ جن پر نفس پرست ملاؤں اور حاسدوں اور بعض جاہلوں نے مری ذات کی نقصان رسانی کے لئے غلط الزام دے کر ناواقف لوگوں میں بدنامی کر کے بغاوت پھیلائی۔ جس سے تمام علاقہ میں انقلاب عظیم برپا ہوا۔ براہ کرم سب تعلیم یافتہ حضرات اس کو اول سے لے کر آخر تک بغور پڑھیں۔ پڑھ کر نہ پڑھنے والوں کو بھی سنا دیں۔ خدانخواستہ اگر کوئی غلطی یا کوئی مسئلہ حنفی مذہب کے اصول و عقائد کے خلاف معلوم ہو جائے تو دلائل پیش کر کے میری غلطی دور فرما دیں ورنہ خداوند قہار کے سامنے کیا جواب دو گے۔ اللہ تعالیٰ فتنہ اور فساد کے

Scanned with OKEN Scanner

شر سے بچاوے۔ قرآن وسنت پر ہمارا خاتمہ بالخیر کرے۔ ربنا افتح بیننا
وبین قومنا بالحق وانت خیر الفاتحین۔

نیاز مند خادم الاسلام والمسلمین

سیّد سعید شاہ

قصبہ بیروہ

سرینگر

کشمیر

۳۰ رمئی ۱۹۳۶ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ[۱] الذی ھدانا لھذا وما کنا لنھتدی لولا ان ھدانا اللہ لقد جاءت رسل ربنا بالحق ونشھد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہٗ لا شریک لہٗ ونشھد ان محمدًا عبدہٗ ورسولہٗ اللّٰھم صل وسلم علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ اجمعین۔

۱۔ اللہ تعالیٰ بذات مقدس خود موجود ہے اور سب چیزیں اس کی ایجاد سے موجود ہیں۔ وجود اور بقا میں اس کی محتاج ہیں۔ وہ ذات کسی چیز کی طرف محتاج نہیں ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کو اپنے تمام صفتوں اور کاموں میں کوئی شریک نہیں ہے۔

ے خدا کن زان ئدوے چھوک مسلمان
کنز زانن تسُند چھوی اصل ایمان

۲۔ ہر جگہ حاضر و ناظر رہنا اور ہر چیز کی خبر ہر وقت رکھنی دور ہو یا نزدیک۔ چھپی ہو یا کھلی اندھیری میں ہو یا اجالے میں۔ آسمانوں میں ہو یا زمینوں میں۔ پہاڑوں کی چوٹی پر ہو یا سمندر کی تہہ میں۔ یہ اللہ تعالیٰ ہی کی شان ہے۔ اور یہ کسی کی شان نہیں ہے۔ اور کسی میں جاننا شرک ہے۔

---

[۱]: سب تعریفیں واسطے ہیں اللہ تعالیٰ کے جس نے ہدایت کی ہم کو طرف اپنی دین کے اور نہ تھے ہم ہدایت پانے والے اگر نہ ہدایت کرتا ہم کو اللہ تعالیٰ۔ البتہ تحقیق آیا پیغمبر ہمارے پروردگار کا ساتھ حق کے اور گواہی دیتے ہیں ہم اس بات کی کہ کوئی نہیں ہے معبود مگر اللہ اکیلا ہے وہ نہیں شریک واسطے اس کے۔ اور گواہی دیتے ہیں ہم تحقیق حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور اسکے بھیجے رسول ہیں۔ یا اللہ درود و سلام ان پر اور ان کی آل پر اور ان کے تمام یاروں پر نازل فرما۔ آمین۔

یعنی اللہ تعالیٰ کا سا علم اور کو ثابت کرنا شرک ہے۔

قال اللہ تعالیٰ: قُلْ لَّا یَعْلَمُ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الْغَیْبَ اِلَّا اللّٰہُ وَمَا یَشْعُرُوْنَ اَیَّانَ یُبْعَثُوْنَ۔ (النمل: ۶۵)

یعنی اللہ تعالیٰ نے سورۂ نمل میں فرمایا کہ اے میرے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم ان سے فرمایئے کہ کوئی نہیں جانتا جو آسمانوں اور زمینوں میں ہیں غیب کو مگر اللہ تعالیٰ اور نہیں خبر رکھتے کہ کب اٹھائے جائیں گے

۳۔ عالم میں ارادہ سے تصرّف کرنا اور اپنا حکم جاری کرنا اور اپنی خواہش سے مارنا اور جلانا۔ روزی کی کشائش اور تنگی کرنی اور تندرست اور بیمار کر دینا، فتح اور شکست دینی اقبال و ادبار دینا، مرادیں پوری کرنی، حاجتیں برلانی، بلائیں ٹالنی، مشکل میں دستگیری کرنی برے وقت میں پہنچنا۔ یہ بھی اللہ تعالیٰ ہی کی شان ہے اور کسی میں جاننا شرک ہے۔ یعنی یہ اللہ تعالیٰ کا سا تصرّف اور کو ثابت کر دینا شرک ہے۔

قال اللہ تعالیٰ۔ قل من بیدہٖ ملکوت کل شیءٍ وھو یجیر ولا یجار علیہ ان کنتم تعلمون۔ سیقولون للہ قل فانّی تسحرون۔ (المؤمنون: ۸۸، ۸۹)

یعنی اللہ تعالیٰ نے فرمایا سورۂ مومنون میں۔ فرمایئے کہ کون ہے وہ شخص کہ اس کے ہاتھ میں تصرّف ہے ہر چیز کا اور حمایت کرتا ہے۔ اور اس کے مقابل کوئی حمایت نہیں کر سکتا۔ جو تم جانتے ہو۔ سو وہ کہہ دیں گے کہ اللہ، پھر کہاں سے خبطی ہو جاتے ہو۔

۴۔ بعضے کام تعظیم کے اللہ تعالیٰ نے اپنے لئے خاص کئے ہیں۔ کہ ان کو عبادت کہتے ہیں۔ جیسے سجدہ اور رکوع اور ہاتھ باندھ کر کھڑے ہونا۔ ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنا اور اس کے نام

لے: ترمذی میں ہے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یسأل احدکم ربہ حاجتہ کلھا حتی یسألہ الملح وحتی یسألہ شسع نعلہ اذا انقطع۔ یعنی ہر کسی کو چاہیئے کہ اپنی حاجت کی سب چیزیں اپنے رب ہی سے مانگے۔ یہاں تک کہ نمک بھی اسی سے مانگے۔ اور جوتی کا تسمہ جب ٹوٹ جائے وہ بھی اسی سے مانگے۔ (مشکوٰۃ)۔

پر مال خرچ کرنا اور اس کے نام کا روزہ رکھنا اور اس کے گھر کی طرف (یعنی کعبہ) دور دور سے قصد کر کے سفر[لے] کرنا۔ اور ایسی صورت بنا کر چلنا کہ ہر کوئی جان لیوے کہ یہ لوگ اس گھر کی زیارت کو جا رہے ہیں اور راستے میں اس مالک کا نام پکارنا۔ اور نا معقول باتیں کرنے سے اور شکار سے بچنا اور اسی قید سے جا کر طواف کرنا اور اس گھر کی طرف سجدہ کرنا۔ اور اسی کی طرف جانور لے جانا اور وہاں منتیں ماننا اور اس پر غلاف ڈالنا اور اس کی چوکھٹ کے آگے کھڑے ہو کر دعا مانگنا اور التجا کرنا اور دین و دنیا کی مرادیں مانگنا اور ایک پتھر کو (حجر اسود) بوسہ دینا اور اس کی دیوار سے اپنا منہ اور چھاتی ملنا۔ اور اس کا غلاف پکڑ کر دعا کرنا اور اس کے گرد روشنی کرنا اور اس کا مجاور بن کر اس کی خدمت میں مشغول رہنا جیسے جھاڑو دینا اور روشنی کرنا، فرش بچھانا، پانی پلانا۔ وضو[ٹے] غسل کا لوگوں کے لئے سامان درست کرنا اور اس کے کنوئیں کے پانی کو تبرک سمجھ کر پینا، بدن پر ڈالنا۔ آپس میں بانٹنا، غائبوں کے لئے لے جانا۔ رخصت ہوتے وقت الٹے پاؤں چلنا اور اس کے گرد و پیش کے جنگل کا ادب کرنا یعنی وہاں شکار نہ کرنا۔ درخت نہ کاٹنا۔ گھاس نہ اکھاڑنا۔ مویشی نہ چگانا یہ سب کام اللہ تعالیٰ نے اپنی عبادت کیلئے اپنے بندوں کو بتاتے ہیں ایسی تعظیم اللہ تعالیٰ کے سوا اور کسی شخص یا کسی چیز یا کسی قبر کی کرنی شرک ہے۔ کما قال اللہ۔ وقضیٰ ربُّکَ الّا تعبُدوا الّا ایّاہ۔ یعنی سورۂ بنی اسرائیل میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ کہ فیصلہ کیا پروردگار نے تیرے لئے یہ کہ عبادت کسی کی نہ کریں مگر اللہ تعالیٰ ہی کی کریں۔ (بنی اسرائیل: ۲۳)

۵۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو سکھایا ہے کہ اپنے دنیا کے کاموں میں اللہ کو یاد رکھیں۔ اور اس کی کچھ تعظیم کرتے رہیں۔ تاکہ ایمان بھی درست ہووے۔ اور ان کاموں میں بھی

لے :- حدیث شریف میں آیا ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے۔ کہ کسی جگہ کی طرف سوائے تین مسجدوں کے سفر نہ کیا جاوے۔ جن میں سے ایک مسجد حرام دوسری مسجد اقصیٰ اور تیسری مسجد نبوی۔ صحیحین میں بروایت ابو ہریرہ اور ابو سعید رضی اللہ عنہما اسی طرح مروی ہے۔

ٹے :- دیگر مساجدوں کی تعمیر اور ان میں روشنی کرنا، جھاڑو دینا اور فرش بچھانا بھی عبادت ہے۔

برکت ہووے۔ جیسے آڑے وقت پر اللہ تعالیٰ کی نظر ماننی اور مشکل کے وقت اسی کو پکارنا اور ہر کام کا شروع اس کے نام سے کرنا اور جب اولاد ہو تو اس کے شکر میں اس کے نام کا جانور ذبح کرنا (یعنی عقیقہ) اور اولاد کا نام عبداللہ، عبدالرحمٰن اور عبدالرحیم امۃ اللہ رکھنا اور کھیت اور باغ میں تھوڑا بہت اس کے نام کا کر رکھنا۔ ریوڑ میں کچھ اس کی نیاز رکھنا، کھانے پینے پہننے میں اس کے حکم پر چلنا اور کام کو ارادہ کرنے کے وقت پہلے اس کے ارادہ کا ذکر کرنا۔ جیسے ان شاء اللہ[1] کہنا۔ اس کے نام کو ایسی تعظیم سے لینا جس میں اس کی مالکیت نکلے۔ اور اپنی بندگی جیسے یوں کہنا۔ ہمارا رب ہمارا خالق ہمارا مالک اور کلام میں جب قسم کھانیکی حاجت ہو تو اسی کے نام کا قسم کھانا[2]۔ جیسے واللہ، باللہ، تاللہ کہنا کسی کو رخصت کرنا ہو تو فی امان اللہ کہہ کر رخصت کرنا۔ غرض اپنے عادت کے کاموں میں جو اللہ کی تعظیم کرنی ہے وہ اور کسی کو نہ کرے۔ اگر وہ کسی اور کی ایسی تعظیم کرے تو وہ شرک ہے۔ ارشاد باری ہے۔

الذین یذکرون اللہ قیامًا وقعودًا وعلی جنوبھم ویتفکرون فی خلق السمٰوات والارض۔ (آل عمران: ۱۹۱)

یعنی فرمایا اللہ تعالیٰ نے جو لوگ یاد کرتے ہیں اللہ تعالیٰ کو کھڑے اور بیٹھے اور اوپر اپنی کروٹوں کے اور فکر کرتے ہیں بیچ پیدائش آسمانوں اور زمین کے۔

شعر
مسلمانو مرو بر دین حضرت
کہ وہ توحید نُن ترا دو جہالت

۶۔ غیر اللہ سے[3] دعا مانگنا جائز نہیں ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ الدعاء ھو العبادۃ۔ یعنی دعا مانگنا خداوند تعالیٰ کی عبادت ہے۔ پھر یہ آیت تلاوت فرمائی۔

لہ[1]:- قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لاتقولوا ماشاء اللہ وشاء محمد وقولوا انشاء اللہ وحدہٗ۔ مشکوٰۃ۔ باب اسامی بروایت حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ۔

لہ[2]:- قال رسول اللہ صلعم من حلف بغیر اللہ فقد اشرک۔ مشکوٰۃ باب الایمان والنذر۔

لہ[3]:- قال اللہ واذا سالک عبادی عنی فانی قریب اجیب دعوۃ الداع اذا دعان۔

ادعونی استجب لکم ان الذین یستکبرون عن عبادتی سیدخلون جہنم داخرین ؁۱ یعنی دعا مانگو مجھ سے میں تمہاری دعا قبول کروں گا۔ تحقیق جو لوگ تکبر کرتے ہیں میری عبادت سے (یعنی دعا مانگنے سے) قریب داخل ہوں گے جہنم میں بحالت ذلت۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دعا میں فرمایا کرتے تھے۔ اللھم لا مانع لما اعطیت ولا معطی لما منعت ولا ینفع ذالجد منک الجد۔ ؎

از خدا خواہ آنچہ خواہی ای پسر نیست در دست خلائق خیر و شر
بندگان را نیست ناصر جز الہ یاری از حق خواہ واز غیرش مخواہ

۷۔ غیر اللہ سے مراد حقیقی کا طلب کرنا جائز نہیں ہے۔ اور عبادت بدنی ہو یا مالی یا قولی یا قلبی ہرگز جائز نہیں ہے سوائے اللہ تعالیٰ کے کیونکہ خداوند تعالیٰ ہی نے ہم کو سکھایا کہ اے میرے بندو تم اس طرح کہا کرو۔ ایاک نعبد وایاک نستعین۔ یعنی یا اللہ ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے امداد مانگتے ہیں۔ اپنے خالق تعالیٰ سے دن کے پنج گانہ نماز میں ایسا عہد کر کے توڑنا کتنا ظلم ہے۔ ؎

جو کچھ تمہیں مانگنا ہے رب سے مانگو زاری سے تضرع سے ادب سے مانگو
پھر دیکھو کہ کیا کچھ نہیں ملتا ہنر ہے شرط کہ مانگنے کے ڈھب سے مانگو

کلام حضرت شیخ۔ ؎

لس کیا کریو کرے تہ قارن لیں چھوی الحق دارن غیرس کنئے
صاحبہ لیس دِک لسِ کوہ نئے صاحبہ لیس ژہ نک لسں کوہ دئے

---

۱ :۔ سورۃ بقرہ میں فرمایا اللہ تعالیٰ نے اور جب یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ سے میرے بندے میرے متعلق سوال کرتے ہیں پس میں بہت نزدیک ہوں قبول کرتا ہوں دعا۔ دعا مانگنے والے کا جب دعا مانگے مجھ سے۔ حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رح فتح الغیوب میں فرماتے ہیں مقالہ ۴۲ واذ ستعنت فاستعن باللہ۔ یعنی جب امداد مانگو گے تو اللہ سے مانگا کرو

۸۔ اللہ تعالیٰ کو ربوبیت اور الوہیت اور صفتوں اور ناموں کی حقیقت میں کسی کو چاہیئے نبی ہو یا فرشتہ ہو یا ولی ہو یا کوئی چیز ہو شریک ٹھہرانا حرام ہے۔ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذ رضؓ کو فرمایا۔ نہ ٹھہرا شریک ساتھ اللہ تعالیٰ کے کسی چیز کو۔ اگر تو آگ میں جلایا جاوے یا مارا جاوے۔ (مشکوٰۃ)

کلام شیخ۔

رندو ہندن ہنزہ کا مرمشرا وتو — تراوتو چرا وتوحۃ سنز دت
محمد صاحب متہ مشرا وتو — اسرن روز خمس تمن روزہ کت

۹۔ نذر[1] ماننا غیر اللہ کا جائز نہیں ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ نذر عبادت

---

[1]:۔ نذر ماننا الاخیر۔ قال اللہ تعالیٰ انما حرم علیکم المیتۃ والدم ولحم الخنزیر وما اھل بہ لغیر اللہ۔ یعنی فرمایا اللہ تعالیٰ سوا اس کے نہیں حرام کیا گیا۔ اوپر تمہارے خود مردہ اور خون اور گوشت سور کا۔ اور وہ جانور آواز دی گئی یعنی شہرہ دیا گیا ساتھ اس کے واسطے غیر اللہ کے حضرت شاہ عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ اپنی تفسیر فتح العزیز ص۶۱۱ میں فرماتے ہیں اگر کوئی شخص واسطے تعظیم اور تقرب غیر اللہ کے جانور ذبح کرے چاہے وہ پیر یا پیغمبر یا کسی ولی یا کسی دیو یا جن یا بت کے لئے ہو۔ وہ حرام ہے۔ اگر اس پر بسم اللہ اللہ اکبر بھی پڑھے وہ ہرگز حلال نہیں ہو جائیگا۔ مانند سگ و خوک کے اسی طرح بہت تشریح کرتے کرتے فرماتے ہیں۔ جان را غیر جان آفریں نیاز کردن درست نیست۔ پھر ص۶۱۱ پر تفسیر نیشاپوری کا حوالہ دیتے ہیں جو یہ ہے۔ اجمع العلماء لو ان مسلمًا ذبح ذبیحۃ وھذہ یذ بحھا التقرب الیٰ غیر اللہ صار مرتدًا وذبحتہ ذبیحۃ مرتدًا۔ غایۃ الاوطار ترجمہ اردو در المختار جلد چہارم باب الذبح ص۱۶۹ میں بھی اسی طرح لکھا ہے۔ نیز تفسیر حقانی مولوی عبداللہ دہلوی نے بھی اس میں احتیاط کرنے کی تاکید کی ہے۔ پارہ دوم ص۲۱ میں اور شرح وقایہ اردو میں بھی نذر غیر اللہ کی حرمت لکھی ہے۔ غرض بہت سی کتابوں میں بہت بزرگوں نے ایسا ہی لکھا ہے بسبب طوالت اقتصار کی۔ علاوہ اس کے ہمارے علاقہ میں ایک رسالہ مولوی حبیب اللہ پشاوری کا مسمّٰی "ما اھل لغیر اللہ" جو ماہ محرم الحرام کی ۱۴ تاریخ پر تقسیم کیا گیا۔ نیاز مند کے مخالفوں کی طرف سے اس کے صفحہ ۴ میں تفسیر احمدی کا حوالہ اس طرح دیا ہے۔ بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر

ہے (جو خداوند کریم ہی کے لائق ہے) اور کسی کا نذر ماننا شرک ہے ....

.... البتہ اگر کوئی شخص جانور ذبح کرے یا مال خرچ کرے۔

خداوند تعالیٰ کی خوشنودی کے لئے۔ ثواب اس کا کسی پیغمبر یا کسی ولی یا کسی اور کو بخشے نہایت اچھا

ہے۔ النذر لہم والثواب لہم۔

حمد

خالق ہے تو ہی میرا مالک بھی تو ہی میرا
روزی رساں بھی تو ہی اور کارساز تو ہے

رتبہ دیا جو تو نے ہر ایک کو جدا ہے
بیشک نبی نبی ہے اور کارساز تو ہے

تیرے ولی ہیں جتنے بیشک بزرگ ہیں وہ
لیکن ولی ولی ہیں اور کارساز تو ہے

قدرت میں دخل تیرے ہرگز نہیں کسی کو
حاجت روا ہے تو ہی اور کارساز تو ہے

مالک سے کہہ عاجز آسان ہو تیری مشکل
سب سے کنارے ہو کر کہ کارساز تو ہے

۱۰۔ حضرت سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بلاشک وشبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خلیل اللہ علیہ السلام۔ صفی اللہ۔ نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔ جتنی بزرگیاں اور پیغمبروں میں تھیں وہ سب آپ میں جمع تھیں بلکہ ان سے زیادہ آپ میں کمالات تھے۔ چنانچہ ولایت سب طرح کی محبوبی اور سب کاموں میں مقبولی اور دیدار الٰہی اور نہایت خداوند کریم کی نزدیکی شفاعت کبریٰ اور کافروں سے جہاد دوسرے کمالات جیسے علم وسیع اعلیٰ درجے کا عرفان۔ فیصلہ کرنا۔ فتویٰ

بقیہ حاشیہ صـ کا: عبارت یہ ہے ان النذر لغیر اللہ حرام ونذر الاولیاء ماول بان النذر للہ والثواب لہم۔ پھر صـ۱۱ میں لکھا ہے۔ باقیماندہ نزاع دراں کہ شخصے بنام غیر خدا بطریق تقرب گفت کہ ایں بنام فلاں است۔ اگر برای حال ماندو آں حیوان را بدست خود ذبح کنود۔ آں حیوان حرام است۔ اگرچہ صد بار برآں تسمیہ بخواند۔ زیرا کہ شخص مذکور بسبب تقرب و عبادت غیر کافر شدہ در حلت آں حیوان فائدہ نمی بخشد و در حکم ما اہل بہ لغیر اللہ شدہ ازیں جہت کہ در حکم ما اہل بسبب عبادت غیر می شود۔ پھر صـ۱۳ کی عبارت کا ملاحظہ اچھی طرح کریں۔ پھر حق گو مسلمانوں کو کفر کا فتویٰ لگایا کریں۔

ہوا فیصلہ مدعی کا میرے حق میں اچھا
کیا خود زلیخا نے پاک دامن ماہ کنعاں کا۔ (سعد شاہ عفی عنہ)

دینا وغیرہ۔ آپ ہی سید المرسلینؐ، شفیع المذنبینؐ، خاتم النبیینؐ، رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم تھے ؎

سید الکونین ختم المرسلین
آخر آمد بود فخر الاولین

نعت شریف

خواجۂ دنیا و دین گنج وفا — صدر و بدر ہر دو عالم مصطفٰے
آفتاب شرع و دریائے متین — نور عالم رحمۃ للعالمین
خواجۂ کونین سلطان ہمہ — آفتاب جان ایمان ہمہ
رفت موسیٰ بر بساط انجناب — خلع نعلیں آمدش از حق خطاب
باز در معراج شمع ذوالجلال — مے شنید آواز نعلین بلالؓ
موسیٰ عمران چو آن دولت بدید — چاکری او را چنیں قدرت بدید
گفت یارب امت او کن مرا — از طفیل ہمت او کن مرا

بشر کیا لکھ سکے شان محمدؐ — خدا خود ہے ثنا خوانِ محمدؐ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی متابعت اور محبت اور عزت کرنی تمام لوگوں پر فرض ہے اور انہی کی متابعت اور محبت اور عزت کرنے میں دین و دنیا کی کامیابی ہے۔ ومن یطع اللہ ورسولہ فقد فاز فوزاً عظیماً۔

۱۱۔ آپ کے بعد اگر کوئی شخص نبوت کا دعویٰ کرے۔ وہ بڑا کافر اور کذاب ہے۔ (کذا فی الحدیث) قادیانی مرزائی اور اب لاہوری کی نسبت وہی عقیدہ رکھنا چاہئے جو علماء دیوبندی وغیرہ کا ہے۔

۱۲۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا معراج شریف جسد نازنیں کے ساتھ ہونا۔ قرآن مجید[1]

---

[1] :- معراج جسد نازنیں کے دلائل آیت سبحان الذی اسریٰ بعبدہ الاخرۃ سے۔ بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر

اور متعدد احادیث و اجماع امت سے ثابت ہے۔

۱۳۔ شفاعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی گناہگار مومنوں کیلئے بحدیث و باجماع امت ثابت ہے۔ منکر بدعتی۔ اللهم ارزقنا شفاعة سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم۔

۱۴۔ جو شخص حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مقدس کو یا کسی ارشاد مبارک کو جان کر گستاخانہ یاد کرے وہ کافر ہے۔ آپ کی اطاعت اور عزت کرنی سب لوگوں پر فرض ہے۔ کما قال اللہ تعالیٰ۔ اطیعوا اللہ ورسولہ۔ وقال وتعزروہ وتوقروہ

۱۵۔ خداوند تعالیٰ کی دوستی کسی کو تب تک حاصل نہ ہوگی جب تک آپ کی متابعت نہ کرے۔ کما قال اللہ۔ قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ الاٰخیر۔ یعنی فرمایئے اگر تم دوست رکھتے ہو۔ اللہ تعالیٰ کو پس میری متابعت کرو۔ خداوند تعالیٰ بھی تم کو دوست رکھے گا۔

۱۶۔ ہر انسان کا قول قبول نہیں ہے بدون عمل کے قول اور عمل دونوں قبول نہیں ہیں بدون نیت کے تینوں یعنی قول اور عمل اور نیت خداوند کریم کی درگاہ میں قبول نہیں ہیں جب تک موافق سنت[1] کے نہ ہوں۔ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان القول

بقیہ حاشیہ صہ کا :- لفظ سبحان خواب ، کشف معمولی واقعہ پر استعمال نہیں ہوتا۔ جیسا کہ حافظ ابن کثیرؒ فرماتے ہیں۔ فالتسبیح انما یکون عند الامور العظام ابن کثیر جلد ۲۔ اسریٰ کا لفظ بیداری پر استعمال کیا جاتا ہے جیسا کہ فاسر باھلک اور فاسر بعبادی۔ قاضی ایاز فرماتے ہیں۔ لانہ لا یقال فی النوم شفا صہ ۵۹ میں لفظ عبد سے مراد محمد صلے اللہ علیہ وسلم ہیں۔ عبد نام فقط روح کا نہیں بلکہ جسد مع الروح کا ہے جیسا چنانچہ تفسیر ابن کثیر میں ہے۔ فان العبد عبارة عن مجموع الروح والجسد۔ نیز از مند بسبب طوالت اس میں معراج جسد کے دلائل درج نہیں کر سکتا۔ انشاء اللہ ایک رسالہ اسی میں شائع کروں گا۔ سید شاہ عفی عنہ۔

[1] سنت نام ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کلام مبارک اور فعل مبارک کا اور جس کے کلام اور فعل پر سکوت فرمایا جو اور اعوان کے صحابہ کرام سے ثابت ہے۔ کما قال علیہ السلام علیکم بسنتی وسنت خلفاء الراشدین۔

لا یقبل هما لم یعمل بہ وکلا هما لا یقبلان بدون النیة والقول والعمل والنیة لا یقبلون مالم توافق السنة (تحفۃ السالکین قاضی ثناء اللہ پانی پتیؒ)

؎ مسلمانو زتوؔ سنت بنو اہل سنت — نہ زسموسیت واتک زاہ نجبت

۱۷۔ مشروعاً حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ظاہر طور پر وفات پا چکے ہیں۔ اس آیت کے مطابق قال اللہ انک میت وانھم میتون. دوسری آیت کل نفس ذائقة الموت. مگر حقیقت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حیات اعلیٰ حاصل ہے۔ وھو حیٌّ یرزق. آپ کے حیات حقیقی اعلیٰ ہونے سے جس کو انکار ہے وہ کافر ہے۔ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فنبی اللہ حی یرزق۔[1] (مشکوٰۃ)۔

۱۸۔ درود شریف پڑھنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر خداوند کریم کا حکم ہے۔ قال اللہ ان اللہ وملٰئکتہ یصلون علی النبی یا یھا الذین اٰمنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما۔ اس حکم مبارک کا منکر کافر ہے۔ درود شریف جو قبر مبارک پر پڑھا جاتا ہے۔ وہ آپ خود سنتے ہیں اور جو دور مقامات سے پڑھا جاتا ہے وہ خدمت مقدس میں پیش کیا جاتا ہے۔ عن ابی ھریرة رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من صلّی علیّ عند قبری سمعتہ ومن صلی علیّ غائبا ابلغتہ۔ رواہ البیھقی فی شعب الایمان۔ آپ پر ایک دفعہ درود شریف پڑھنے سے خداوند تعالیٰ کی دس رحمتیں اور دس درجے حاصل ہوتے ہیں دس گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ آپ پر درود شریف پڑھنا موجب ہے۔ برکت اور خوش حالی ہم سبھوں کو نصیب کرے۔

۱۹۔ محبت اولیاء اللہ ہر ایک مسلمان پر فرض ہے۔ کما قال اللہ لا تتخذوا الکافرین اولیاء من دون المومنین جس کے دل میں اولیاء اللہ کی محبت نہ ہو۔

---

[1] خدا کے دوستوں کا مرنا جو ہے وہ دار فنا سے جانا اور دار بقا میں رہنا ہے کما قال علیہ السلام المومنون لا یموتون بل ینتقلون من دار الفناء الی دار البقاء ومن جوار الشیطان الی جوار الامن ومن دار الغرور الی دار السرور۔ حاشیہ کنز الدقائق مترجم فارسی مطبوعہ کاشی رام لاہور۔

خداوند کریم اور سب پیغمبروں اور فرشتے جن و انسان اس پر لعنت کرتے ہیں ان کی محبت ہر ایک مسلمان کیلئے بڑا وسیلہ ہے۔

لہ:- قال اللہ تعالیٰ یا ایھا الذین آمنوا اتقوا اللہ۔ وابتغوا الیہ الوسیلۃ۔ جمہور مفسرین نے وسیلہ کے معنی کو اعمال صالح لکھا ہے چاہے وہ بدنی ہوں جیسے نماز، روزہ، حج، جہاد، عیادت مریض و ہمدردی مسلمین کے لئے چلنا اور مسجد کی طرف اور زیارت قبور صالحین وغیرہ کی طرف جانا۔ یا قولی ہوں۔ جیسے حمد ثنا کرنا، تسبیح پڑھنا، تحلیل اور درود شریف پڑھنا، استغفار یا دخدا اپنا ورد رکھنا۔ یا قلبی ہوں جیسے ہر بلا میں صبر کرنا، خداوند کریم کا بھروسہ رکھنا اور اس کو محبت کرنی، اعلیٰ سے اعلیٰ اس کے اولیاؤں کی محبت رکھنی اس کے اعداؤں کی عداوت رکھنی۔ یا مالی ہوں جیسے زکوٰۃ مال کی، صدقہ دینا، قربانی کرنا، نذر کرنا، خیرات کرنا۔ غرض قرآن کریم اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرنی۔ بزرگان دین کی سیرت پر نظر ڈال کر چلنا۔ جو قرآن کریم و سنت کی تعلیم کے موافق تھی۔ کما قال اللہ۔ اولئک الذین ھدا ھم اللہ فبھدا ھم اقتدہ۔ خداوند تعالیٰ سے دعا مانگنا اور دعا میں اپنے اعمال بزرگوں کی محبت ذات باری تعالیٰ کو پیش کرنا جیسا اس نے اپنے نیک بندوں کا دعا کا طریقہ بیان فرمایا۔ ربنا اننا سمعنا منادیا ینادی للایمان ان آمنوا بربکم فامنا ربنا فاغفر لنا ذنوبنا وکفر عنا سیئاتنا وتوفنا مع الابرار۔ ربنا وآتنا ما وعدتنا علیٰ رسلک ولا تخزنا یوم القیامۃ انک لا تخلف المیعاد۔ اے پروردگار ہمارے ہم نے ایک دعوت دینے والے کی دعوت سنی جو ایمان کی دعوت کرتا ہے (کہتا ہے) اپنے پروردگار پر ایمان لاؤ تو ہم ایمان لائے پروردگار ہمارے۔ اب ہمارے گناہوں کو بخش دے اور ہماری برائیاں دور فرما۔ اور نیک لوگوں کے ساتھ ہم کو موت دے۔ پروردگار ہمارے جو تو نے اپنے پیغمبروں کی زبانی ہم سے وعدہ کیا۔ وہ ہم کو عطا فرما اور قیامت کے دن ہم کو (سب لوگوں کے سامنے) رسوا مت کر۔ بیشک تو وعدہ خلافی نہیں کرتا۔ لفظ وسیلہ لغت عرب میں ذریعہ یعنی اسباب کا معنی رکھتا ہے۔ فارسی میں واسطہ اگر دونوں معنی استعمال کئے جائیں تو اچھا ہے۔ ایک معنی وہ جو اوپر لکھا گیا۔ دوسرا یہ کہ پیغمبروں کو اللہ تعالیٰ کے حکم لانے میں واسطہ سمجھنا۔ بالکل صحیح ہے۔ جیسے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خداوند تعالیٰ کا حکم اپنے ہم زمانہ کے لوگوں کو سنایا۔ انہوں نے اپنے تابعین کو اسی طرح بزرگانِ دین نے وہ حکم۔ بقیہ حاشیہ ص پر

رباعی۔

خاصان خدا خدا نباشند　　لیکن ز خدا جدا نباشند
حب درویشاں کلید جنت است　　دشمن ایشاں سزائے لعنت است

ہتولو کو گنڈت تو ہیہ کھاؤ تو زیو　　ویں کوہ منکر ڑاو کسُ ویو
نہیں تہ ویں یُس چھو منکر　　وہابی کم وِسُ بیشک چھو کافر
یمس بغض ولی اللہ ابدل رود　　خدا ہارن تمِس پیٹھ لعنتک رود

۱۹ معجزات انبیاء وکرامات اولیاء جو بسند صحیح معروف ہوں ان پر ایمان رکھنا صحیح ہے کروہ حق ہیں کیونکہ خداوند تعالی سمیع الدُعا ہے۔ سمع اللہ لمن حمدہ خداوند تعالی اپنے دوستوں کی دعا اور آرزو کو پورا کرتا ہے۔ والآیات الانبیاء والکرامات للاولیاء حق۔ (فقہ اکبر)

بقیہ حاشیہ پچھلے صفحہ کا:۔ نوبت بہ نوبت ہمارے پاس پہنچایا۔ ایسا ہی سلسلہ قیامت تک رہے گا۔ اب رہا یہ کیفیت اور معاملات عالم کی اطلاع دینے والے خداوند تعالی کو اولیاؤں کو سمجھنا اور اس کو غافل جاننا۔ نعوذ باللہ۔ ایسا سمجھنا بڑا شرک ہے۔ خداوند تعالی کو ہر ایک کیفیت اور معاملات کی جو آسمانوں اور زمینوں میں اس کے ارادہ سے گزرتے ہیں ہر وقت بلا واسطہ ہوتی ہے۔ جیساکہ فرمایا۔ وما اللہ بغافل عما تعملون۔ یعنے اللہ تعالی بے خبر نہیں ہے اس چیز سے جو تم کرتے ہو یا خداوند تعالی ذات مقدس کو دنیائی بادشاہوں کی سی سمجھ کر انکو اپنے ملک وسلطنت ورعایا کی خیر خبر دینے والوں کے بغیر نہیں ہوئی ایسے نقص سے وہ ذات عالی پاک ہے۔ وہ ذات ہر ایک شخص کی پکار اور کیفیت پر بہت نزدیک ہے۔ کما قال اللہ ونحن اقرب الیہ من حبل الورید۔ یعنی اللہ تعالی اپنی سلطنت میں اور اپنے بندوں پر وزیروں اور مشیروں کے بغیر جو چاہے کرتا ہے کل یوم ہو فی شان۔ اسی لئے ہمارے پیشوا حضرت امیر کبیرؒ کی اوراد فتحیہ میں ہمارے وظیفہ کیلئے پڑھنا۔ ویا مدبرا بلا وزیر سہل علینا وعلی الدنیا کل یر صعب کیا ہے بعض جہلا وسیلہ کا معنی ایسا پیش کرتے ہیں جیسے مکہ کے مشرک پیش کرتے تھے جو قرآن مجید میں موجود ہے۔ خداوند کریم بزرگوں کی محبت سے ہمارے دل کو سرسبز کرے۔ شرک سے بچائے۔ آمین۔ حسبنا اللہ نعم الوکیل نعم المولی ونعم النصیر

۲۰۔ شفاعت انبیاء، واولیاء، وصلحاء کی شفاعت چھوٹے مسلمان بچوں کیلئے ثابت ہے۔ خداوندکریم کے اذن سے ہوگی نہ بدونِ اذن اللہ کے کما قال من ذالذی یشفع عندہٗ الا باذنہٖ[1]۔ خداوند کریم ہمیں اپنے دوستوں کی شفاعت نصیب کرے۔ آمین۔

شنیدم کہ در روز امید وبیم
بداں را بہ نیکاں بہ بخشد کریم

۲۱۔ نماز پنجگانہ ہر دن میں روزہ رمضان کا زکوٰۃ مال کی حج بیت اللہ کا غسل جنابت کا فرض ہے ان کا منکر کافر ہے۔

۲۲ جھوٹ بولنا، زنا کرنا، غیبت کرنی، چوری کرنی اپنے والدین کو رنجانا، شراب پینا تکبر کرنا، اپنے زبان سے ناحق لوگوں کو برا کہنا، سود کھانا وغیرہ حرام ہے۔ حلال جاننے والا کافر ہے۔

۲۳۔ صدقہ فطر اور قربانی واجب ہے۔ ان لوگوں پر جو مالک ہوں مال نصاب کے۔

۲۴۔ صدقہ فطر اور پوست قربانی اور مال نذر کے وہی لوگ مستحق ہیں جو زکوٰۃ کے ہیں[2]۔

۲۵۔ زکوٰۃ کا مال صرف کرنا مساجدوں پر، اور میت کے کفن پر اور اپنے ماں باپ پر اوپر تک اور اپنی اولاد پر نیچے تک اور دنیاداروں پر اور عورت کو اپنے خاوند پر اور خاوند کو اپنی زوجہ پر اور کافروں پر اور آل علی پر آل عباس[3]، آل جعفر، آل عقیل بن عبدالمطلب پر ناجائز ہے۔ (کنز الدقائق) نیز زکوٰۃ کا مال اپنے قرابتی جو نسب کے لحاظ یا ہمسایہ ہونے کے لحاظ سے قریب ہوں۔ چھوڑ کر دوسری جگہ کے لوگوں کو دینا مکروہ ہے ہاں اگر اپنے قرابتی محتاج نہ ہوں۔ پھر کوئی اندیشہ نہیں ہے۔ باقی رہا یہ کہ جو لوگ اہل بیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہوں۔ ان کو خوشی سے اپنے مال میں سے زکوٰۃ کے سوا جہاں تک ہوسکے دوسرے مال

---

[1]: کون ہے وہ جو سفارش کرے نزدیک اللہ تعالیٰ کے مگر ساتھ اذن اسکے۔

[2]: زکوٰۃ غریب مسلمانوں کا حق ہے۔ کافروں کو دینے سے حق تلفی ہوتی ہے۔ حق تلفی کرنے والا ظالم ہے۔

[3]: آل علی الاخیر زکوٰۃ میل ہے مال کی اسی لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے خاندان پر ناجائز کی، ان کے لئے ھدیہ وغیرہ جائز ہے۔

سے خدمت کرنی چاہیئے۔ جو شخص خاندان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر مال خرچ کرے۔ گو اس نے وہ محبت اور وہ مال صرف کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر کما قال من احبھم فبحبی احبھم۔

۲۶۔ مساجدوں کے امام بہ نیت نفس امامت نہ کیا کریں۔ یعنی لوگوں کو سالانہ یا ماہواری تنخواہ پر مجبور نہ کریں۔ مگر مقتدیوں کو چاہیئے وہ جس طرح چاہیں اس طرح اپنے اماموں کی خدمت کریں ورنہ خداوند کریم کے پاس کیا جواب دیں گے۔

۲۷۔ علم نجوم[لے] کے حساب پر یقین کر کے مکان بنانا اور لڑکے کا نام رکھنا، نکاح کرنا، گھوڑا خریدنا، سفر کرنا اور کچھ کرنا۔ قرآن مجید اور تعلیم سنت کے خلاف ہے۔ علم نجوم کے دیکھنے سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا۔ اور ایک حدیث۔ عن انس مرفوعا۔ اخاف علی امتی من بعدی خصلتین تکذیبًا بالقدر وتصدیقا بالنجوم۔ یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں ڈرتا ہوں اوپر امت اپنی کے اپنے بعد دو خصلتوں سے تکذیب کرنی تقدیر سے اور تصدیق یعنی یقین نجوم پر کرنے سے۔

کسی کا عرض کسی کو بغیر ارادہ خداوند کریم کے نہیں لگتا اور وہ ماہ صفر میں اپنے لئے یا اور کسی کے لئے کسی فائدہ وہ کام کو نہ کرنا خلاف سنت ہے۔

۲۸۔ داڑھی منڈانی اور حد سنت سے کم کترانی حرام ہے۔ دونوں رخساروں کو خط کرنا مباح ہے۔

(صفائی معاملات مولوی اشرف علی)

۲۹۔ میت کی کفنی پر عہد نامہ وغیرہ سیاہی یا اور کسی چیز سے لکھنا بسنت اور ائمہ اربعہ سے ثابت نہیں ہے نہ لکھنے والوں کو برا جاننا گناہ ہے۔

۳۰۔ میت کے مرنے پر غم کرنا دل سے آنسو بہانا آنکھوں سے جائز ہے۔ رونے کی آواز اونچی کرنی نوحہ کرنا گریبان پھاڑنا اپنے سر کو مارنا حرام ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

لے: عن ابن عباسؓ قال من اقتبس علما من النجوم اقتبس شعبة من السحر زاد مازاد واخرجه ابن ماجة والمراد علم الحوادث والکوائن یزعمون انهم یعرفون بسیر الکواکب فی مجاریها وقرانها وفراقها و هذا العلم مما استاثر الله به اما البعد ومعرفته جهة القبلة والاوقات فلا یدخل لا فی النار۔ حاشیہ سندہ امام العظیم مطبوعہ لکھنو۔

LIBRARY
... AHLEHADEES
... NAGAR
BOOK ...

نے فرمایا۔ من لطم الخدود وشق الجیوب لیس منا۔[۳]

۳۱۔ نماز جنازہ کے سلام کے بعد ساتھ ہی کھڑے ہو کر دعا پڑھنا جائز نہیں ہے۔[۱]

۳۲۔ میت کے تابوت پر کپڑا ڈالنا جس کو جاتے نماز کہتے ہیں۔ شریعت مطہرہ میں ثابت نہیں ہے۔ ڈالنا اور نہ ڈالنا اپنے اختیار میں ہے۔ بشرطیکہ کسی غائب وارث یا نابالغ کے مال میں سے نہ ہو۔ کیونکہ ضروریات کفن سے نہیں ہے۔

۳۳۔ مردہ کو دفن کر کے ایک دعا پڑھ کر جو واپس چند قدم آ کر صاحب تعزیہ کے صحن میں جا کر ایک اور دعا کھڑے ہو کر پڑھتے ہیں۔ شریعت میں ثابت نہیں ہے۔[۲]

۳۴۔ میت کو دفن کر کے تین دن تک اہل دِہ یا اہل محلہ مع امام صاحب کے قبر پر قرآن خوانی کے لئے جو جلوس کی صورت میں جا کر جلسہ کرتے ہیں۔ پھر بدستور صاحب تعزیہ کے صحن میں بصورت جلوس جا کر کھڑے ہو کر دعا پڑھتے ہیں۔ برف و باراں کی پرواہ بھی نہیں کرتے۔ حاضر نہ ہونے والے کی غیبت کرتے ہیں۔ محض ایک رواج ہے۔ کشمیر کا شریعت غرّا میں اس طرح جانا ہرگز ہرگز ثابت نہیں ہے۔ حاضر نہ ہونے والے کی غیبت کرنی گناہ ہے۔ رواج ملک پر چلنا اور زور دینا لوگوں کو مجبور کرنا کتنی حماقت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ من احدث فی امرنا ھذا ما لیس منہ فھو رد۔[۳] (متفق علیہ)

مسلمانو! اسلام میں جو نئے کام ایجاد ہوئے ہیں۔ ان کو چھوڑ دو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کل قیامت کے دن کیا جواب دو گے۔ ان کی شریعت کے تابع رہو کمی زیادتی کرنے کی کسی کو اجازت نہیں ہے۔

۳۵۔ میت کو مال خرچ کر کے ثواب بخشنا بحدیث و باجماع امت ثابت ہے۔ مگر تخصیص

لہ[۱]: ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ مرقاہ شرح مشکوٰۃ میں فرماتے ہیں۔ لا یدعوا للمیت بعد صلوٰۃ الجنازۃ لانہ یشبہ الزیادۃ فی الصلوٰۃ الجنازۃ۔

لہ[۲]: ویقرأ علی القبر بعد الدفن اول سورۃ البقرۃ وخاتمتھا حصن حصین۔

لہ[۳]: اگر کوئی شخص کوئی کام دین کے کاموں میں سے نکالے جو اس میں سے نہ ہو وہ رد ہے۔

دن مثل چہارم۔ پانزدہم وچہلم کی تعین کرنی اور جانی شریعت محمدیہ میں ثابت نہیں ہے۔
(مجموعۃ الفتویٰ مولوی عبدالحیٔ)

۳۶۔ میت کا پہلے کفن دفن ادا کرنا۔ اس کے بعد میت کا قرضہ۔ مہر وغیرہ ضروری ہے۔ پھر میت کے ثلث مال میں سے میّت کی وصیّت اگر اس نے کی ہوگی۔ پھر وارثوں کو قرآن کریم اور سنت حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق جائداد تقسیم کر کے دینی چاہیئے۔ ایسی صورت کے بعد اگر بالغ وارث اپنی جائداد سے کچھ مال فی سبیل اللہ خرچ کر کے میّت کو بخشے بہت اچھا ہے۔

۳۷۔ مال خرچ کرنا قرآن وسنت کے موافق ہو۔ جیساکہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے انما الصدقات للفقراء یعنی صدقہ محتاجوں کیلئے ہے۔ جیسے کسی عریاں کو ستر کرنا کسی بھوکے کو سیر کرنا، یتیم بچوں اور بیوہ عورتوں اور مساکینوں کے حاجات میں امداد کرنا یا میّت کے ثواب کے لیئے مسجد یا غسل خانہ یا بیت الخلاء یا پل بنانا یا اسلامی مدرسوں پر جن میں مسلمان بچے دین ودنیا کی کامیابی کی تعلیم پاتے ہیں مال خرچ کرنا غرض ایسے طریق سے کرنا جس میں دینے والے اور لینے والے اور جس کے لیئے دیا گیا فائدہ ہو۔

ہمارے ملک میں جو چوتھے دن مردہ کے مرنے کے بعد قہوہ اور چائے اور طرح طرح کی ضیافتیں قرضہ اٹھا اٹھا کر بڑی دھوم دھام سے لوگوں کو کھلاتے اور پلاتے ہیں اس میں کئی علتیں ہوتی ہیں اول تو کسی ایک محتاج کی محتاجی کسی قسم کی دُور نہیں ہوتی اور اس دعوت میں وہی لوگ شریک ہوتے ہیں جو اس کے مستحق ہی نہیں ہوتے (یعنی اغنیاء[1]) سب سے بڑی علّت اکثر اس میں ریا کی پائی جاتی ہے۔ جو شرک کے اقساموں میں سے ایک قسم ہے۔ مسلمانوں کو چاہیئے اپنے دین ودنیا کے کاموں کو قرآن وسنت کی تعلیم سے سنبھال کر سرخ روئی آخرت کی حاصل کریں۔ خداوند کریم توفیق دے۔ آمین۔

---

[1] اغنیاء حسب ذیل کی دعوتوں پر جاسکتے ہیں ولیمہ کی دعوت پر، عقیقہ کی دعوت پر، قربانی گوشت کی دعوت پر، مکان کی بنا کی دعوت پر، کسی کے سفر سے واپس آنے کی دعوت پر، کسی کی مہمانی کی دعوت پر، شکرانہ کی دعوت پر۔ سید شاہ۔

۳۸۔ میت کو قرآن مجید اور کلمات طیبات اور نوافل۔ نمازوں اور روزوں کا ثواب بخشنا بھی ثابت ہے اجرت دے کر اگر پڑھاتے جاویں۔ نہ ثواب میت کو نہ اجرت دینے والے کو نہ قاری کو بلکہ حدیث شریف میں آیا ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص قرآن شریف پڑھے کسی کے پاس کھانے کے لئے قیامت کے دن اس حال میں آوے گا کہ اس کا منہ ہڈی ہوگا۔ گوشت اس پر کچھ نہ ہوگا۔

عن بریدۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قرأ القرآن یتاکل بہ الناس جاء یوم القیامۃ ووجھہ عظم ولیس علیہ لحم۔ رواہ البیہقی فی شعب الایمان۔ مشکوٰۃ باب فضائل القرآن۔

۳۹۔ زیارت قبور مردوں کو جائز ہے[1] نہ عورتوں کو قبرستان میں جاکر پہلے مردوں کے لئے اسطرح سلام کرے جس طرح حدیث[2] شریف میں آیا ہے۔ مُردوں کے لئے دعائے مغفرت کرے اور دنیا کی بے رغبتی اور آخرت کو یاد کرے اور مُردوں کو عبادت[3] پر قادر نہ سمجھتے ہوئے عبرت حاصل کرے قبر کو بوسہ نہ کرے اور نہ ہاتھ ملے اور مٹی اپنے منہ اور چھاتی کو نہ ملے قبرستان میں نہ کچھ کھائے اور نہ پیئے اور نہ وہاں نیند کرے اور نہ ہنسے اور نہ آگ جلاوے اور نہ قبروں پر چراغ[4] روشن کرے۔ قبر والے صاحب[5] سے کچھ نہ مانگے اور قبر کی طرف سجدہ نہ کرے اور نہ

۱ے: عورتوں کو ایسے مقبروں پر جانا جہاں پردہ شکنی کا احتمال ہو جائز نہیں ہے۔ اگر اپنے والدین کی قبر کی زیارت کے لئے پردہ کا خیال رکھ کر جائیں تو جا سکتی ہیں۔

۲ے: حدیث شریف میں اس طرح آیا ہے۔ السلام علیکم یا اھل القبور من المسلمین والمؤمنین انتم لنا سلف ونحن لکم تبع وانا ان شاء اللہ بکم لاحقون۔ یرحم اللہ المستقدمین منا والمستاخرین اسأل اللہ لنا ولکم العافیۃ یغفر اللہ لنا ولکم ویرحمنا اللہ وایاکم۔

۳ے: واذا مات الانسان انقطع عنہ عملہ۔

۴ے: عن ابن عباس رضی اللہ عنہ قال لعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زائرات القبور والمتخذین علیھا المساجد والسرج۔ رواہ ابوداؤد۔ بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر

Scanned with OKEN Scanner

قبر کے گرد طواف کرے طواف از مخصوصات کعبہ شریف ہے سوا اس کے حرام ہے۔ (حاشیہ مالا بدمنہ) قبروں پر بازار لگانا میلہ[۵] کرنا گانا بجانا حرام ہے۔ نیز قبروں کو پکی اینٹیں[۶]۔ چونا گچ وغیرہ کرنا بھی حرام ہے۔

۴۰۔ اپنے بچوں کو بزرگوں کی قبروں پر لے جا کر سر منڈانے (یعنی حجامت کروانی کفر کی رسم ہے۔

۴۱۔ شیئاً للہ یا خواجہ شمس الدین پانی پتی وغیرہ نہ پڑھنے والوں کو کافر کہنا یا اسلام سے خارج سمجھنا سراسر جہالت ہے۔ بلکہ خود خارج از اسلام کیونکہ تکفیر مسلمین مستلزم کفر بکفر ہوتی ہے۔

۴۲۔ یارانِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر سب پڑھنا (یعنی برے الفاظ) مثل حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ وحضرت عمر رضی اللہ عنہ وحضرت عثمان رضی اللہ عنہ وحضرت علی رضی اللہ عنہ یا حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ یا حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ وغیروں پر کفر ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا (رضی اللہ عنھم ورضوا عنہ) یعنی ان سے خداوند تعالیٰ راضی ہوا۔ اور وہ بھی اپنے خدا سے راضی ہووے۔ انہیں کو سب وشتم سے یاد کرنا کفر نہیں ہے تو اور کیا ہے۔

بقیہ حاشیہ پچھلے صفحہ کا:- وغیرہ یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی ان عورتوں پر جو زیارتِ قبور پر جاتی ہیں اور ان کو جو قبروں کو چراغ روشن کرتے ہیں۔

۵ے:- قبر والے صاحب الاخیر امام ابوحنیفہؒ نے کسی کو کسی بزرگ کی قبر پر بزرگ سے کچھ مانگتے پایا۔ آپ نے ان کو لعنت کی اور فرمایا مانگ جو تو مانگتا ہے حی القیوم سے۔ حاشیہ ۲۰ خوبیوں والی حمائل شریف بحوالہ دیگر کتاب۔

۱ے:- قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تجعلوا قبری عیداً۔ الاخیر۔ مشکوٰۃ شریف۔ یعنی آپ نے فرمایا میری قبر کو عید نہ بناؤ یعنی میلہ نہ کیا کرو۔

۲ے: عن جابر رضی اللہ عنہ قال نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یجصص القبر ان یبنی علیہ وان یقعد علیہ۔ مشکوٰۃ۔ یعنی منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبر کو چونا لگانے سے اور اس پر تعمیر کرنے سے اور قبر پر بیٹھنے سے۔

۴۳۔ قرآن مجید اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اجماع امت سے اور ائمہ مجتہدین سے جو کچھ ثابت ہوا وہ حق ہے۔

نوٹ

۴۴۔ نیاز مند حنفی ہے اگر کوئی صاحب کوئی بات اصل حنفیت کے خلاف ثابت کر دے میں تسلیم کر کے شکریہ ادا کروں گا۔ اللھم ارنا الحق حقاً وارزقنا اتباعہ وارنا الباطل باطلا وارزقنا اجتنابہ۔

سپردم بتو مایۂ خویش را　　تو دانی حساب کم و بیش را

قصبہ بیروہ میں جمعہ کی نماز پڑھنی جائز ہے حالات و واقعات حسب ذیل ہیں۔

۱۔ قصبہ بیروہ سابقہ زمانہ میں تحصیل تھا۔ وجہ تسمیہ قصبہ کی جغرافیہ کشمیر سے دریافت کریں۔

لہ: ائمہ مجتہدین حضرات مفسرین و محدثین اہل سنت کے واجب العزت ہیں۔ ان کو گستاخانہ یاد کرنے والا کافر ہے۔ سید شاہ عفی عنہ۔

لہ: قال اللہ تعالیٰ یاایھا الذین آمنوا اذا نودی للصلوٰۃ من یوم الجمعۃ فاسعوا الی ذکر اللہ وذروا البیع۔ الی اخیر فرمایا اللہ تعالیٰ نے اے ایمان والو جب اذان دی جائے گی واسطے نماز جمعہ کے روز پس دوڑو خدا کی یاد کی طرف اور چھوڑ دو خرید و فروخت (اس آیت شریفہ میں عام حکم ہے کسی قسم کی شرط نہیں ہے ہاں خرید و فروخت کی ذکر ہے مگر وہ کون سا گاؤں ہے۔ جہاں خرید و فروخت نہ ہوتا ہو) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جمعہ ہر ایک مسلمان پر فرض ہے۔ مگر پانچ شخصوں پر نہیں۔ مریض، مسافر، عورت، نابالغ، غلام (یہ کسی حدیث میں نہیں فرمایا کہ گاؤں والوں پر جائز نہیں ہے) امام بیہقیؒ نے روایت کی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بحرین والوں کو لکھا تم جہاں ہیں ہو جمعہ پڑھ لیا کرو (کوئی شرط نہ لکھی) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبا میں گاؤں ہونے کی وجہ سے جب جمعہ نہیں پڑھا بعض علماء کے قول سے تو مدینہ شریف میں جا کر کیوں ادا فرمایا۔۔۔ بقیہ اگلے صفحہ پر

Scanned with OKEN Scanner

۲- قصبہ صدر میں در عہد عالمگیر اورنگ زیب باجازت سلطانی جمعہ کی نماز پڑھی جاتی تھی ہمارے پاس شہادت و ثبوت موجود ہے۔

۳- قصبہ کی موجودہ آبادی میں تین ہزار کے قریب ہے۔ گیارہ محلے' آٹھ مسجدیں۔ اکیاون دوکانیں، اکتالیس کاریگر موجود ہیں۔

۴- ضروریات روزمرہ دستیاب ہوتی ہیں۔ دوسری جگہ جانے کی ضرورت نہیں رہتی۔ خرید و فروخت کا شغل ہمیشہ بخوبی رہتا ہے۔

۵- قصبہ بیروہ اور اس کے اردگرد دیہاتوں کے باشندے جب اسلام اور اسلامیات سے بیگانہ اور بہت دور پڑے ہوئے نظر آئے تو ان کی اس حال ناشائستہ کی اصلاح کرنے کی کوئی صورت نظر نہ آئی۔ سوائے اقامتِ جمعہ کے اسی صورت کی بنا پر مولوی شرف الدین مفتی اعظم صاحب اور اس کے نائب صاحب نے فتویٰ دیا ہے۔ جس پر مولانا مولوی محمد عتیق اللہ صاحب میرواعظ کشمیر نے بھی دستخط اور زبانی تائید فرمائی۔ خداوند کریم ان کو اس کا نیک اجرِ عظیم عطا کرے۔ پکی سڑکیں، پکے کوچے، میونسپلٹی، ڈاک خانہ، شفاخانہ، ہائی اسکول، مڈل اسکول کی شرطیں۔ معلوم نہیں ہوا کس آیت اور کس حدیث شریف سے نکالی گئیں۔ ساڑھے تیرہ سو برس کے بعد نئی شرطیں ظاہر ہوئیں واہ کیا کمال ہے۔ نیاز مند ایسے قصبہ میں جمعہ پڑھنے

پچھلے صفحہ کا حاشیہ : جو اس وقت بروایت ابن حزم جلد ۴ بحوالہ علیؓ صفیرہ یعنی ایک چھوٹا گاؤں تھا عرفات میں آپ کا جمعہ نہ پڑھنا مسافر ہونے کی وجہ سے ہے۔ کیونکہ خود فرمایا مسافر پر جمعہ فرض نہیں ہے۔ حضرت علیؓ کی حدیث موقوف ہے جو نص قرآن اور حدیث مرفوع کے لئے مانع نہیں ہوسکتی علاوہ دیگر ائمہ مجتہدین اور ہزاروں بزرگانِ دین ان گاؤں میں جمعہ پڑھنے کی فرضیت کے قائل ہیں۔ جن میں چالیس مرد مکلف رہتے ہوں۔ ایسا ماننے سے جب وہ اسلام اور اہل اسلام کے فخر اور ہمدرد مانے جاتے ہیں۔ تو قصبہ بیروہ کے مولوی صاحب مع جماعت کے از دائرہ اسلام اپنے قصبہ میں جمعہ پڑھنے سے کیوں خارج کئے گئے جس میں بقول صاحب در المختار، شرح وقایہ وغیرہ فقہاء کرام جمعہ جائز ہے۔

سید علی شاہ۔

ہے جس میں بقول اکثر فقہاء کرام جمعہ جائز ہے۔ جو حنفی مذہب بلکہ اسلام سے ہی خارج کیا گیا تو ان لوگوں کو کیا حکم ہے۔ جو پنجاب و ہندوستان و کشمیر کے چھوٹے چھوٹے گاؤں میں پڑھتے ہیں۔ واہ کیا انصاف ہے قرآن و حدیث کا مقصد بالائے طاق رکھ کر اپنے گھر کے ہی حکم چلاتے ہیں۔ بریں عقل و دانش بباید گریست۔ نیاز مند قرآن و سنت کی دلیل کے بغیر ہرگز جمعہ پڑھنا قصبہ مذکورہ میں نہیں چھوڑے گا۔ جتنے کفر کے فتوے ملیں گے۔ علماء سوء سے کوئی اندیشہ نہیں ہے مجھے ضرورت ہے کہ خدا کے پاس میری مسلمانی منظور ہو۔ باقی نفس پرست کہیں یا نہ کہیں۔ علماء اسلام سے اپیل قصبہ مذکورہ کے حالات قبل اقامتِ جمعہ کے دریافت کریں۔ کیسے ردی اور دل لرزانے والے تھے۔ اکثر بے نماز فاحش کو چوری کرنے والے برے کاموں پر کمر بستہ تھے۔ اب بھی دریافت کریں۔ بعد اقامتِ جمعہ کے اس تھوڑے ہی عرصہ میں لوگوں کے دل کیسے توحید و سنت کے راغب ہوئے ہیں۔ نمازیں کس طرح مسجدوں میں گذارتے ہیں چوری اور برے فعلوں سے کیسے کنارہ کر رہے ہیں۔ غرض اسلام کی اچھی سرسبزی دل کو خوش کرنے والی نظر آ رہی ہے۔ خداوند کریم اس رونق کو موجود رکھے۔ اور دن بدن بڑھاوے۔ آمین اہل کشمیر تو دنیا کی ترقی سے دستبردار ہو چکے ہیں۔ کیا اب اسلام سے بھی دست بردار ہونا منظور ہے۔ اسی خداوند جلیل کے واسطے انصاف فرماویں۔ جس کے خزانہ کرم سے آپ ہزاروں نعمتیں حاصل کرتے ہیں اور جس کے سامنے آپ کو ایستادہ ہونا ہے۔ کیا کشمیر کے دیہاتوں کے زمینداران کو اسلام کی واقفیت کرنی اور ان کو اسلام کے اصولوں پر چلنے کی ترغیب دینی اسلام پر آمادہ کرنے کی تعلیم دینی جرم ہے۔ ہمیں حکومت نہیں ہے کہ لوگوں کو خواہ مخواہ مجبور کر کے جمع کریں۔ یا اتنی دولت نہیں ہے کہ لوگوں کو دعوتیں دے کر بلائیں اور ان کو اسلام کی نعمت سے سیر کریں۔ جمعہ کی برکت سے خود بخود آتے ہیں۔ ہفتے میں ایک دفعہ بلا تکلیف کلام اللہ اور کلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور بزرگانِ دین کے وہ حالات سنتے ہیں جن سے شوق اسلام جوش مارتا ہے۔

ے من نگویم ایں مکن آں کن — مصلحت بیں و کار آساں کن

آہ کون ہے وہ ظالم جو ایسی رونق اور ایسا فضا خراب کرنا چاہتا ہے۔ اپنے پیٹ اور دوکانداری

بچانے کے لئے اور نیاز مند کے حسد کے لئے خداوند کریم ضد اور ہٹ دھرمی رسم پرستی نفس پرستی سے محفوظ رکھے۔ آمین۔

نیاز مند کو جو غلط الزام دیگر علماء سرینگر نے بعض حق گو علماء کو غلط یاور دلاکر اپنے ساتھ شامل کر کے کفر کا فتویٰ دے کر شائع کیا اسکا جواب اور حقیقت

غلط الزام یہ ہیں

۱۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نعوذ باللہ بافتاح ڈوم تشبیہ دی۔

۲۔ از بت خواستن و از ذات مقدس موصوف طلبیدن یکسان است۔

۳۔ گوینده یا رسول اللہ کافر است۔

۴۔ گوئندہ یا رسول اللہ بفر مادم برس یا نبی اللہ ندارم جز تو کس
مشرک است ادای ببت شرک است

۵۔ واز آیۂ کریمہ ولا تجعل مع اللہ الھاً آخر۔ الی اخیر بکمال گستاخی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم را مراد قرار داد۔

جواب اور حقیقت الزام اوّل کی

یہ ہے کہ نیاز مند نے "ودا عیًا الی اللہ" کی آیت کی تفسیر میں حدیث حضرت جابرؓ کی جو بخاری شریف کی مشکوٰۃ کے باب الاعتصام بالکتاب والسنّۃ کے فصل اول میں درج ہے۔ در موضع لعل پورہ متصل قصبہ بیروہ در ۱۳۴۷ھ[1] پڑھی تھی۔ پڑھ کر لفظی ترجمہ سنایا تھا نعوذ باللہ فتاح ڈوم جو گاؤں میں کم رتبہ کا آدمی ہوتا ہے۔ اس کے ساتھ تشبیہ دینے کا حضرت فخر عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو الزام جو دو گواہوں کی شہادت سے قائم کیا گیا۔ جو اکثر بے نماز اور کذاب فاحش گو

---

[1] لہ۔ صحیح تاریخ ۲۸ ماہ رجب بروز سہ شنبہ ۱۳۴۷ھ بمطابق ۱۶ ماہ پوہ ۱۹۸۶ء۔ بقلم خود مولف۔

ربا خوار رشوت خور ہیں اور ان کی شہادت محض نفس پرست ملاؤں کی تعلیم اور تاکید کی کارروائی تھی۔ تعجب ہے مذکورہ آیت کی تفسیر سناتے وقت کم از کم دو سو آدمی مسجد میں سن رہے تھے۔ ایسا لفظ اگر میرے منہ سے نکلتا۔ کیا اس وقت سننے والے انقلاب پیدا نہ کرتے (ضرور) اتنے گزرے ہوئے عرصہ میں میرے پیچھے نماز بھی پڑھتے رہے وعظ بھی سنتے رہے اب سات سال کے بعد جب نفس پرست سمجھ گئے کہ اب ہماری بد دیانتی اور اسلام کے اصلی اصولوں کی خیانت کرنے کا راز کھلنے لگا۔ تو مجبور ہو گئے کہ کس طرح توحید و سنت کی آواز بند کر دی جائے تاکہ نفسانیت کا راز بازار میں نہ پڑے۔ بہت طریقوں سے حملے کئے مگر کامیاب نہ ہو سکے۔ انشاء اللہ اب بھی قیامت تک کامیاب نہ ہوں گے۔ آخر کار سوچتے سوچتے ایسی بری گندہ تشبیہ کی شہادت دینے پر اشخاص مذکورہ کو آمادہ کیا تاکہ لوگ متنفر ہو جاویں۔ اور اخلاص توحید و سنت و ترک شرک و بدعت کی طرف راغب نہ ہوں جیسے بغیر مغفرت ہر ایک کی ناممکن ہے کما قال۔ ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ و یغفر ما دون ذلک۔ یہی کارروائی مفید سمجھ کر نیازمند کو بدنام کیا۔

ع
ببین تفاوت راہ از کجاست تا بکجا

میں نے لوگوں کے سامنے کئی دفعہ اور مولوی صاحبان کے سامنے اس برے الزام کے لئے ہذا بہتان عظیم کہا مگر بدقسمتی سے کسی نے نہ مانا۔ مانتے بھی کیوں وہ تو سرینگر سے میرے گرانے کیلئے منگائے گئے تھے اور مولوی صاحبان کو پیسے ٹکے ہضم کرنے تھے اور چال گرم کرنی تھی۔

احباب انصاف اپنے دماغ اور عقل سے کام لیں کیا دنیا میں اگر کوئی سخت سے سخت ہی نادان ہوگا وہ حضور پر نور جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسی قبیح تشبیہ سے یاد کر سکتا ہے۔ ہر گز نہیں۔ جب نہیں کر سکتا تو جو قرآن مجید کو ہر وقت آپ کی تائید میں دیکھتا ہوگا آپ کے لئے علی الاعلان و تعزروہ و توقروہ کا حکم پڑھتا ہوگا۔ وہ کب اپنی زبان پر ایسے لفظ کو لا سکتا ہے جس سے دل تھرتھرانے لگتا ہے۔ ؎

کار پاکاں را قیاس از خود مگیر
گرچہ باشد در نوشتن شیر و شیر

جو شخص حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسی بری تشبیہ دے کر یاد کرے وہ زندیق، کافر اور مرتد ہے۔ خداوند کریم اس کو ابو جہل کے ساتھ جہنم میں داخل کرے گا۔ ایسا افتری باندھنے والوں کو بھی خدا ایسی سزا بھیجدے۔ آمین۔

الزام دوم کا جواب جو فقرہ لکھا ہے الزام کا بہتان ہے۔

البتہ میں نے کئی دفعہ اپنے وعظ میں لا الہ الا اللہ کی تشریح میں کہا ہے کہ عبادت اللہ تعالیٰ کے سوا اگر کوئی شخص آفتاب یا ستاروں کی یا آتش کی یا فرشتوں کی یا پیغمبروں کی یا ولیوں کی یا پتھروں کی یا قبروں کی کرے وہ مشرک ہے کیونکہ اس کلمہ میں اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی الٰہ یعنی معبود نہ ٹھہرانے اور نہ جاننے کا سبق دیا گیا۔ ساتھ ہی یہ حدیث شریف پڑھی تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے اور دعا کرتے تھے۔ اللھم لا تجعل قبری وثنا یعبد۔ یعنی یا اللہ میری قبر بت نہ بنا کہ لوگ اس کی عبادت کریں۔ ساتھ ہی یہ بھی کہہ دیا۔ اے میرے دوستو نماز پنجگانہ میں رات دن جو پڑھا کرتے ہو۔ التحیات للہ والصلوٰۃ والطیبٰت۔ اس کی حقیقت کے خلاف کیوں کرتے ہو۔ اگر اس کے پڑھنے میں قصور ہو۔ تو مطلع فرما کر مشکور فرمائیں۔

الزام سیوم کا جواب اور حقیقت

جو جملہ مطلق لکھا ہے۔ سراسر افترئی ہے۔ وہ نیت پر موقوف ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ انما الاعمال بالنیات۔ جو اس طرح ہے۔ اللہ تعالیٰ کے بندے جس کام کو شروع کریں اس کام کو شروع ساتھ نام اللہ تعالیٰ کے کریں۔ خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہی فرمایا ہے۔ کل امرٍ ذی بالٍ لم یبدأ بحمد اللہ فھو ابتر۔ یعنی ہر کام صاحب شان کا جو نہ شروع کیا جاتے ساتھ نام اللہ تعالیٰ کے پس وہ کاٹا ہوا اور بے برکت ہے۔ غرض جن موقعوں اور محلوں پر خداوند کریم کا نام لینا سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہی اپنی امت پر لازم کیا۔ وہ چھوڑ کر اور کوئی نام لینا خلاف سنت وطریق سلف صالحین ہے۔ اب رہا یہ

کر یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہنا جائز ہے یا کہ نہیں۔ الجواب کیفیت مذکورہ کے خلاف یعنی موقع اور محل یاد کرنے اسم ذات باری تعالیٰ کے نہ ہونا چاہیئے۔

البتہ اگر کسی وقت آپ کے نام مقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو حرف ندا سے یاد کرے۔ جیسے حکایت میں یا عبارت میں یا محبت میں یا الفت میں یا درود شریف میں وہ عقیدہ رکھ کر جو حدیث شریف میں آیا ہے بلا اندیشہ اور بلا گفتگو جائز ہے۔ ناجائز کہنے والا نالائق ہے۔ مگر وہ صفت دے کر آپ کے نام مبارک صلی اللہ علیہ وسلم کو حرف ندا لگا کر یاد کرنا جو خداوند قدوس کی ہے۔ قرآن مجید اور حدیثِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ ان اللہ سمیع بصیر۔ تحقیق اللہ تعالیٰ اور نزدیک آسمانوں اور زمینوں کی یعنی ہر جگہ کی ہر سکنڈ میں آوازیں سنتا ہے۔ اور ہر ایک چیز کو دیکھتا ہے۔ دوسری آیت ان اللہ علیم خبیر۔ تیسری آیت ان اللہ بکل شیئ علیم۔ اللہ تعالیٰ اپنے صفت سمیع اور بصیر ہونے میں اکیلا ہے بیشک حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی متابعت اور محبت کی فیض و برکت ہر مومن کے پاس ہر سکنڈ میں حاضر ہے۔ اسی طرح آپ کی نافرمانی کرنے کی ہر منکر پر ہر وقت اللہ تعالیٰ کی لعنت حاضر ہے۔ آپ کے پیروکاروں پر ہر وقت خداوند کریم برحمت ناظر ہے۔

آپ ہی کا نام مبارک اذان اور خطبہ اور کلمہ میں ہر شہر اور ہر مسجد کے لوگوں پر اللہ تعالیٰ نے لازم کیا ہے۔ اور آپ ہی کو خلعتِ "ورفعنا لک ذکرک" سے خداوند کریم نے مشرف فرمایا۔ کلمہ توحید یعنی لا الٰہ الا اللہ کو قبولیت کے سند پر آپ ہی کے نام مبارک تسلیم کرنے سے شرف حاصل ہوتا ہے۔ آپ ہی کے نام مبارک نے بفضل خداوند کریم کفر مٹا کر دنیا میں نور ہی نور توحید کا شائع کیا۔ ؎

کیا شان احمدی کا چمن میں ظہور ہے
ہر گل میں ہر شجر میں محمد کا نور ہے

آپ ہی کے علم ہدایت نے امیوں کو اولیا۔ جاہلوں کو عالم بنا دیا۔ غفلت کی نیند سے عالم کو جگا دیا ہلاکتِ جہنم سے بچا لیا۔ جنت کے امیدوار بنا لیا۔ دنیا میں لاوارثوں کو وارث بنا دیا۔ محتاجوں کو بادشاہ بنا دیا۔ غرض آپ کے احسان سے تمام عالم کا چپہ چپہ بھرا ہے۔

ے یا صاحب الجمال و یا سید البشر | من وجہک المنیر لقد نور القمر
لا یمکن الثناء کما کان حقہٗ | بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

اس خداوند کریم کو جس نے ایسا برگزیدہ صاحب بھیج کر اہل زمین کو مشرف فرمایا۔ لاکھ لاکھ شکر۔ ے

شکر حق را کہ پیش وا داریم | پیشوائی چو مصطفٰی داریم
مہتر و بہتر و گزین ہمہ | سرور و خاتم نگین ہمہ

خداوندا اس برگزیدہ صاحب صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت اور عزت اور محبت کرنے کی توفیق اعلیٰ سے اعلیٰ ہم سبھوں کو نصیب کر۔ آمین۔

الزام چہارم کا جواب

الزام کی جو عبارت لکھی ہے۔ جہلاؤں کے اکسانے کے لئے وہ محض جھوٹ ہے۔ وہ بھی نیت پر موقوف ہے۔ اگر کوئی شخص بیماری میں شفا کے لئے مقدمہ میں فتح کے لئے ادبار و اقبال کے لئے تنگی رزق میں وسعت کے لئے خداوند کریم کا توقع چھوڑ کر دعا کی صورت میں جس کو عبادت کہتے ہیں۔ ے

یا رسول اللہ بفریادم برس | یا نبی اللہ ندارم جز تو کس

کی شعر پڑھتے ہیں قضاء حاجت کے لئے جس کا مالک اللہ کے سوا کوئی نہیں۔ لا الٰہ الا اللہ غیاث المستغیثین۔ ے

ندارم غیر از تو فریاد رس | توئی عاصیاں را خطا بخش و بس
مواحد کہ بر پای ریزی زرش | وگر تیغ ہندی نہی بر سرش
ہراس و امیدش نباشد ز کس | برایں است بنیاد توحید بس

برائے کرم آپ اس کا فیصلہ کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کریں۔ آیا پڑھنے والے نے مذکورہ شعر کو صورت صدر میں شرک کیا ہے یا کہ نہیں۔ خداوند کریم شرک سے محفوظ رکھے۔ آمین۔ ہاں اگر قیامت کے حال کو تصور کر کے اس شعر کو کوئی شخص

Scanned with OKEN Scanner

پڑھتا ہے۔ تو کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ کیونکہ اس دن حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا کوئی نبی اور ولی خداوند کبریا کے سامنے اہل عرصات کی گھبراہٹ اور پریشانی دور کرنے کی درخواست کی تاب نہیں کر سکے گا۔ صرف آپ ؐ ہی کی شان عالی کی ہمت امی امتی کرتی ہوگی۔

آپ کے درخواست سے خداوند کریم جب تمام مخلوق کو اس بڑی گھبراہٹ سے امن دے گا پھر اور نبی اور ولی حسبِ طاقت باذن اللہ شفاعت کریں گے۔ اللھم ارزقنا شفاعت سیّد المرسلین۔ مذکورہ شعر کا نہ پڑھنے والوں کو کافر کہنا اور دین سے علیحدہ کرنا کتنا ظلم ہے۔ جو تحقیق و تفتیش کے بغیر کسی مسلمان کو کافر کہے وہ خود کافر ہے۔

اے عاشقانِ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اگر آپ کسی غم میں یا کسی بیماری میں یا کسی تنگی میں یا کسی عذاب دنیا یا آخرت میں پریشان ہیں تو آپ اپنے مشفق اور غمخوار برگزیدہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی اور حکم پر چلنا اور ان کی اطاعت اور عزت کرنی اختیار دل و جان سے کریں۔ تمہاری دستگیری اور فریاد کی فریاد رسی ہر غم و ہر مرض سے آزادی ہر مشکل و تنگی میں آسانی خداوند جلیل سے عطا ہو جاتے گی۔ بیت

خلاف پیمبر کسے رہ گزید — کہ ہرگز بمنزل نخواہد رسید

نیاز مند کا یہی عقیدہ ہے اگر کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف ہے تو آگاہ فرما دیں ورنہ آپ کو بدنام کرنے کا کیا حق ہے۔ آپ کو فرمانا یاد نہیں ہے۔ ایمان خدا اور آخرت کے ساتھ نہیں ہے اگر ہے تو جامہ انسانیت پہن کر، اخلاق محمدی زیر نظر لا کر حکم خداوندی "ادع الی سبیل ربک بالحکمۃ والموعظۃ الحسنۃ" یاد کر کے احقر کی اصلاح کریں۔ قوم مسلم کو دکھ دے کر فساد میں لا کر تباہ نہ کریں بجائے اتفاق و اتحاد کے نفاق اور تفریق پیدا نہ کریں۔

ے

یزدی باوِ ویزس سیتن چھو رحمان
اُپزترا ودچھو ازس سیت شیطان

اللھم اھد قومی فانھم لا یعلمون۔

الزام پنجم کا جواب

ولا تجعلوا مع اللّٰہ الٰھًا آخر فتلقی فی جہنم ملوماً مدحوراً۔
(بنی اسرائیل) نیازمند نے جب کبھی اس آیۂ شریفہ کو پڑھا ساتھ ہی کہہ دیا اس میں جو زجر ہے وہ ان کے لئے ہے جو شریک ٹھہراویں خدا کو یہ حکم ایسا ہے جیسا کوئی بادشاہ اپنے وزیر سے کہتا ہے کہ اے میرے وزیر اگر تو میرے قانون کے خلاف کچھ کارروائی کرے تو تجھے بھی وہی سزا دی جائے گی جو اوروں کیلئے مقرر ہے۔ گو بادشاہ کو معلوم ہی ہوتا ہے کہ میرا وزیر ایسا کبھی نہیں کرے گا مگر دوسروں کے تنبیہ کیلئے اور اپنی بادشاہت ظاہر کرنے کے لئے کہتا ہے اس میں وزیر کی کوئی ہتک نہیں ہے۔

مولوی صاحبان سرینگر کے سامنے صرف آیت اور آیت کا وہی لفظی ترجمہ پڑھا۔ جو مولانا شاہ رفیع الدین صاحب کا لکھا ہوا ہے۔ خدا جانتا ہے۔ الزام دینے والوں کو توہین کرنے کی وحی کہاں سے آئی۔ فصبر جمیل واللّٰہ المستعان علیٰ ما تصفون۔

علماء ربانین سے اپیل

آپکے سامنے راقم نے اپنے عقائد کو اجمالاً پیش کیا۔ میری مراد صرف ان بے بنیاد خود دلبستہ و خود تراشیدہ الزامات اور خانہ ساز فتویٰ کی تردید ہے جو کہ عبدۃ البطون ملاؤں نے بعض حق گو کو دام تزویر میں پھنسا کر اپنے ساتھ ملا کر شائع کیا ہوا ہے۔ اگر متذکرہ اعتقادات میں از روی قرآن و سنت اور اقوال ائمہ شرع متین کوئی ایک عقیدہ قابل اصلاح و ترمیم ہو سکتا ہے۔ دلائل سے نیازمند کو مطلع فرمایا جاوے۔ ان ارید الا الاصلاح ما استطعت وما توفیقی الا باللّٰہ۔

نفس پرور ملاؤں سے خطاب

فستذکرون ما اقول لکم وافوض امری الی اللّٰہ۔ آپ کے خانہ ساز

Scanned with OKEN Scanner

فتاویٰ کا امر بعون اللہ و توفیقہ میری ذات و جائداد و عزت اور دین اور جماعت پر نہیں ہو سکتا ہے۔ گو آپ ایڑی چوٹی کا زور لگا کر کوشش کریں کہ کسی طرح کوئی نقصان پہونچے۔ کیونکہ تائید باطنی میری قدم قدم پر دستگیری کرنے کی ذمہ دار ہے۔ ان تنصر اللہ ینصرکم۔ اگر آپ بھی چند منٹ کے واسطے گوشۂ تنہائی میں بیٹھ کر اپنی موت قبر اور حشر و نشر کو یاد کر کے صحیح حالات و کوائف کو نظر انداز نہ کریں جو کہ آپ کی مصنوعی شہادتیں تقریریں اور تحریریں کرنے سے قبل حاصل ہوئی تھیں۔ تو یقیناً آپ اپنے فتاویٰ کو تارِ عنکبوت ہی سمجھیں گے اگر مذکور عبارت میں سے کسی مضمون اور عبارت کو جزء بحث میں لانا چاہیں تو نیازمند ہر نمبر کے ثبوت میں مدلل براہین پیش کرنے کا مستعد ہوگا۔

چھوڑ کر تبلیغ دین لیتا ہے تو تکفیر کو
روئے گا دیکھا اے فسادی مولوی تقدیر کو

اہلِ قبلہ[1] کیلئے جائز نہ رکھ تکفیر کو
ہاں نہ تو محدود کر اسلام عالم گیر کو

مومنین کو حلقۂ اسلام سے خارج نہ کر
قہر ہے تخریب سے بدلے اگر تعمیر کو

کیوں مسلمانوں میں پھیلاتا ہے تو بغض و عناد
بند کر تقریر کو موقوف رکھ تحریر کو

ختم کر دے جلد تر آویزشِ باہم کو تو
روک لے اللہ اس دست گریباں گیر کو

کر شعارِ حق پرستی ہاں نہ بن باطل پرست
اب تو دل سے دور کر دے خواہشِ تشہیر کو

چھوڑ کر فتویٰ نویسی کر لے تقویٰ اختیار
رکھ مقدم سب سے اپنے قلب کی تطہیر کو

منتشر کرتی ہے یہ شیرازۂ دینِ مبین
بس لگا دے آگ اس آتش فشاں تقریر کو

حکمت و صلح و سکوں کیساتھ کر اصلاح و پند
چھوڑ دے تخریب رکھ پیشِ نظر تعمیر کو

راہ پر آئیں وہ ملا مولوی یا ہوں ہلاک
حق سے بھی بڑھ کر جو سمجھیں عزت و توقیر کو

میرا منشاء اتفاقِ صلح کل ہے دوستو
کوئی مبنی بر غرض سمجھے نہ اس تحریر کو

---

[1]: اہل قبلہ وہ ہیں جو ضروریات دین مانتے ہوں۔ جیسے اہل سنت۔ سید شاہ عفی عنہ۔

Scanned with OKEN Scanner

احباب انصاف پسند سے گزارش ہے

کہ ان مسائل کے بیان سے یا اس رسالہ کی اشاعت سے بخدا یہ غرض نہیں ہے کہ میں تفریق بین المسلمین کا مرتکب ہوں بلکہ یہ غرض ہے کہ جن عقائد و مسائل کا ثبوت شریعت میں نہ ہو ان کے ماننے اور نہ ماننے کرنے اور نہ کرنے پر کسی کو خواہ مخواہ مجبور نہ کیا جاوے اور اس طرح فرقہ بازی کا مہلک مرض پیدا کر کے اہل اسلام کو تنزل و ادبار کے گڑھے میں نہ گرایا جاوے اللہ تعالیٰ دین پر چلنے کی توفیق بخشے۔ آمین۔ ؎

مراد ما نصیحت بود و گفتیم
حوالت با خدا کردیم و رفتیم

بری بلا ہے بڑی بلا ہے نتیجہ کب پھوٹ کا بھلا ہے
محرک اس کا جو بے حیا ہے ذلیل ہر جا ضرور ہوگا
ملاپ آپس کا اے برادر بحسب فرمودۂ پیمبرؐ
ہر ایک نیکی سے ہے فزوں تر عمل یہ محشر میں نور ہوگا
فساد آپس کا اُسترا سا ہے مونڈنے والا نیکیوں کا
چکاؤ قضیہ مٹاؤ جھگڑا وگرنہ نقصان ضرور ہوگا

جذبات

مسلمانوں کو لازم ہے کریں طاعت محمدؐ کی
یہی سچی محبت ہے یہی الفت محمدؐ کی
فرشتے اہلسنت کو پکاریں گے قیامت میں
یہ پیرو ہے محمدؐ کا یہ ہے امت محمدؐ کی
محمد مصطفےٰ کی پیروی جب عین ایماں ہو
نہ کیوں کر پھر کریں مومن بھلا طاعت محمدؐ کی
خدا کے فضل سے سب عاشقان سنت احمدؐ
کھڑے دیکھا کریں گے حشر میں صورت محمدؐ کی
جہاں میں ہر طرف پھیلا ہے کیوں دینِ خداوندی
یہ شرکت ہے یہ رفعت ہے یہ ہے برکت محمدؐ کی

کوئی کتنا ہی بہکائے کوئی کتنا ہی جکڑ دے — نہ چھوڑوں گا نہ چھوڑونگا کبھی سنت محمدؐ کی
یہودی ہوکر عیسائی ہو ہندو ہوکر مسلم ہو — نہیں چارہ بجز مانے ہوئے دعوت محمدؐ کی
ہزاروں کافروں اور سرکشوں کو کر دیا سیدھا — خدا کی دی ہوئی کچھ ایسی تھی طاقت محمدؐ کی

دعا بدرگاہ مجیب الدعوات

الٰہی ہم میں پھر صدیقؓ کا ایمان پیدا کر — بڑھے جوشِ اخوت جس سے وہ سامان پیدا کر
ہمیں سرشار کر دے تشنۂ صہبائے عرفاں سے — ہمارے قالبِ بےحس میں تازہ جان پیدا کر
مٹا کر نقشِ ظلمت جگمگا دے ساری دنیا کو — کوئی ایسا مسلمانوں میں تو انسان پیدا کر
جدھر ان کا علم اٹھے ظفر ان کے قدم چومے — مسلمانوں میں دورِ اولین کی شان پیدا کر
زمانہ بھر گیا اہلِ ستم کے فتنہ و شر سے — نئی دنیا نیا عالم نئے انسان پیدا کر
کریں بن کر موحد پیروئے احمد مرسل — قلوبِ مضطرب میں کیفِ اطمینان پیدا کر
مٹا دے نخوت اعدا بجا دے عدل کا ڈنکا — کوئی فاروقِ اعظمؓ سا جری انسان پیدا کر

تیری درگاہ میں ناچیز کی گزارش ہے
الٰہی پھر ترقی کا کوئی سامان پیدا کر

واخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین وصلی اللہ علی خیر خلقہ محمد وعلی الہ واصحابہ اجمعین۔

خادم الاسلام والمسلمین
سید سعید شاہ